انجم مانپوری کی مزاح نگاری کا جائزہ لیجیے۔

اب تک انجم مانپوری کے نثری مضامین کے چار مجموعے شائع ہو چکے ہیں ۔طنزیات مانپوری جلد اول ،طنزیات مانپوری جلد دوم، مطائبات مانپوری اور مرنے کے بعد ۔مانپوری کی تمام تحریروں میں زندگی کی کسی نہ کسی ناہمواری پر نگاہ ڈالی گئی ہے اور سماج کی ان دکھتی رگوں پر انگلی رکھی گئی ہے جس سے ٹیس پیدا ہوتی ہے ۔ان کا مقصد دل آزاری نہیں تمسخر اور تضحیک نہیں بلکہ ان کا مقصد اصلاح معاشرہ اور سماج کی تہذیب ہے ۔ان میں دلچسپی بھی ہے اور فکر انگیزی بھی ۔انجم اپنے مضامین کے لئے موضوعات کا انتخاب اپنے پاس کی زندگی، معاشرے، سماج اور قومی وملی مسائل سے کرتے ہیں ۔ان کی نظر سماج کے ہر طبقہ اور سوسائٹی کے مختلف گوشوں پر پڑی ہے۔سیاست ہو یا صحافت تعلیم ہو یا معیشت ہر جگہ ہونے والی تبدیلیوں کا انہوں نے مشاہدہ کیا ہے ۔چونکہ ان کی فکر مثبت اور مقصد سنجیدہ ہے اس لئے ان کی باتوں میں اثر ہے ۔اس سلسلے کی عمدہ ترین مثال ' میر کلو کی گواہی ' ہے ۔میر کلو کی گواہی ہمارے عدالتی نظام پر وہ ضرب کاری ہے جس کی گونج آج تک سنائی دیتی ہے ۔ہر عدالت کے احاطے میں آج بھی میر کلو بے روک ٹوک گھومتے نظر آتے ہیں اور نظام حکومت کی تبدیلی کے بعد بھی عدلیہ کے نظام میں آج تک کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ۔

مانپوری کے کسی مضمون کا مطالعہ آپ کر لیجیے اس میں آپ کو موجودہ تہذیب و معاشرت کا کوئی نہ کوئی بدنما پہلو ضرور نظر آئے گا ۔مانپوری بنیادی طور پر مشرقی تہذیب کے دلدادہ تھے اور اس پر کسی قسم کی آنچ کو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے ۔جدید مغربی تہذیب کی نقالی انہیں، اکبر کی طرح، سخت ناپسند تھی ۔ان کے مختلف مضامین مثلاً انڈر گریجویٹ، ٹیوشن، اپ ٹو ڈیٹ لائف، ہوسٹل لائف اور ایڈیشنل لائف وغیرہ اس کی بہترین مثالیں ہیں ۔ مانپوری نے بڑی بے تکلفی سے زندگی کے روزمرہ کے واقعات ،نت نئی کیفیات، واردات اور تازہ بتازہ حالات کو اپنے سحر آفریں قلم سے نمایاں کیا ہے اور ان

میں طنز ومزاح کے جو ممکنہ پہلو ہو سکتے تھے، سبھی سمو دئے ہیں ۔انہوں نے موجودہ سیاست ومعیشت، تعلیم وتمدن ، اخلاق و معاشرت اور تجارت و کاروبار کی فریب کارانہ خصوصیات ،خانگی زندگی، سماجی روابط، تہذیب حاضر کی لعنتوں اور انفرادی واجتماعی زندگی کے دوسرے گونا گوں پہلوؤں کو اپنے مخصوص ظریفانہ انداز میں جلوہ کیا ہے ۔غرضیکہ مانپوری کے موضوعات متنوع ہیں ۔ان میں جو خوش طبعی ملتی ہے وہ کسی دوسرے طنز ومزاح نگار سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ۔مانپوری کا معیار ظرافت ومزاح اعلیٰ و ارفع ہے ۔ان کی تحریروں میں انداز بیان اور واقعات دونوں سے مضحکانہ صورت حال پیدا کرنے کی بڑی کامیاب مثال ملتی ہے ۔ مانپوری کو محاورات وضرب الامثال کے برجستہ اور برمحل استعمال پر بھی قدرت حاصل ہے ۔اس کے علاوہ اکبر کی طرح موقع ومحل اور کرداروں کی مناسبت سے انگریزی الفاظ کے برمحل استعمال سے چوکتے نہیں ہیں ۔۔۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مانپوری کے اسلوب اور زبان و بیان پر ان کی مقامی بولیوں کے استعمال کی وجہ سے انگلیاں بھی اٹھی ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی وجہ سے اس میں دلکشی بھی پیدا ہوئی ہے ۔راجندر سنگھ بیدی کی کھردری زبان اور پنجابی لب ولہجہ ان کی دیگر فنی خصوصیات کے ساتھ انفرادی اسلوب کا نمائندہ کہا جا سکتا ہے ۔مگر جب موقع محل کی نزاکت اور کرداروں کی حقیقت کے پیش نظر مانپوری مقامی الفاظ استعمال کرتے ہیں تو ان پر محدودیت کا ٹھپہ لگانا میرے خیال میں موزوں نہیں ۔مثال کے طور پر یہ اقتباس دیکھئے۔ '' بھائی صاحب بات اصل یہ ہے کہ جیو ہتیا کرنا مہاپاپ ہے ۔اگر کوئی ایک آدمی کے پران لے کے پاپ کر چکا تو دوسرا پھانسی دلوا کے ہم سب جیو ہتیا کا پاپ کا ہے بٹوریں؟ اس واسطے ہمرا رائے ہے کہ ایک دم چھوڑ دیل جائے ،پُران میں جیو بچانا مہاپُن ہے ۔'' یہاں مقامی بولی کے استعمال سے سرکار کے قائم کردہ نظام پر جس انداز میں طنز کیا گیا ہے، کیا معیاری خالص اردو کا استعمال اس قسم کی مضحکانہ صورت حال کا نقشہ کھینچ سکتا تھا۔ جہاں تک کردار کی تخلیق اور ان کی رنگ آمیزی کا سوال ہے اس سلسلے میں بلا خوف وخطر کہا جا سکتا

ہے کہ مانپوری کے تخلیق کردہ کردار بھی اس صف میں کھڑے نظر آتے ہیں جہاں ظاہر دار بیگ، ابن الوقت، چچا چھکن، خوجی، آزاد، حاجی بغلول وغیرہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ہاں ایک فرق یہ ہے کہ مانپوری کے یہ کردار ارضیت بداماں ہیں۔یہ مثالی یا ماورائی نہیں معلوم ہوتے۔وہ حقیقی ہندوستانی معاشرے کی پیداوار ہیں ان کا ارتقاء بھی فطری ہے۔ان میں اس

عہد اور کلچر کی صاف اور شفاف تصویریں نظر آتی ہیں جس میں مانپوری سانس لے رہے تھے۔۔۔۔ مانپوری کے مضامین ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ہمیں کیسے جینا چاہئے اور ہم کیسے جی رہے ہیں۔انہوں نے اپنے مضامین کے ذریعہ ہمیں جینے کا انداز سکھانے کی کوشش کی ہے۔اردو ادب میں مزاح نگاروں کی کمی نہیں مگر انجم مانپوری کی خوبی یہ ہے کہ وہ سب سے مختلف ہیں۔ان کا انداز و اسلوب زندگی کو پرکھنے، سوچنے، سمجھنے اور پیش کرنے کا طریقہ مختلف ہے۔اور یہی اختلاف فکر وفن انہیں مان پوری بناتا ہے۔

☆☆☆